دیا شنکر نسیم

اصل نام دیا شنکر کول اور ان کے والد کا نام گنگا پرشاد کول تھا۔ یہ کشمیری پنڈت تھے۔ نسیم 1811ء میں پیدا ہوئے۔ ان کی جائے پیدائش لکھنو ہے۔ اس زمانے کے رواج کے مطابق نسیم کی ابتدائی تعلیم اردو اور فارسی میں ہوئی۔ ان کے خاندان میں یہی رائج تھا۔ یہ امجد علی شاہ کا زمانہ تھا۔ نسیم کے ساتھ عمر نے وفا نہ کی اور 1845ء میں انتقال کر گئے۔

ابتدا ہی سے انہیں شعر و شاعری سے لگاؤ تھا۔ آتش لکھنوی کے شاگرد ہوئے۔ اور اپنے استاد ہی کا رنگ اختیار کیا۔ نسیم کی شہرت کی وجہ گلزار نسیم ہے۔ یہ اردو کی اہم ترین مثنویوں میں ایک ہے۔ ان کی شاعرانہ پختگی کے لئے یہ کافی ہے کہ تقریباً دو صدیاں گزرنے کے بعد بھی مثنوی 'گلزار نسیم' کی مقبولیت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔

دارالخلافتِ زین الملوک میں بکاؤلی کا پہنچنا اور وزیر ہو کر تاج الملوک کی تلاش میں رہنا

گلچیں کا جو اب پتا ملا ہے
یوں شاخِ قلم سے گل کھلا ہے

وہ بادِ چمن چمن خراماں
یعنی وہ بکاؤلی پریشاں

گلشن سے جو خاک اڑاتی آئی
اس شہر میں آتی آتی آئی

دیکھا تو خوشی کے چہچہے تھے
گلچیں کے شگوفے کھل رہے تھے

گلبانگ زناں تھا جو جہاں تھا
ایک ایک ہزار داستاں تھا

پاتے ہی پتا خوشی سے پھولی
شاد ایسی ہوئی کہ رنج بھولی

جادو سے بنی وہ آدمی زاد
انسانوں میں آ ملی وہ پری زاد

سلطان کی سواری آ رہی تھی
صورت جو نگاہ کی پری تھی

پوچھا اے آدم پری رو
انسان ہے پری ہے کون ہے تو

کیا نام ہے وطن کدھر ہے
ہے کون سا گل چمن کدھر ہے

دی اس نے دعا کہا بصد سوز
فرخ ہوں شہا میں ابن فیروز

گل ہوں تو کوئی چمن بتاؤں
غربت زدہ کیا وطن بتاؤں

گھر بار سے کیا فقیر کو کام
کیا لیجیے چھوڑے گاؤں کا نام

پوچھا کہ سبب کہا کہ قسمت
پوچھا کہ طلب کہا قناعت

باتوں پہ فدا ہوا شہنشاہ
لایا بصد امتیاز ہمراہ

چہرہ سے امیر زادہ پایا
گھر لا کے وزیر اسے بنایا

نذریں لیے درگاہِ بندگاں
دستور سے آ ملے بصد جاں

لفظ و معنی

گلچیں	۔	پھول چننے والا، مالی
باد	۔	ہوا
گلشن	۔	باغ
گلبانگ	۔	بلبل کی آواز، چہچہاہٹ
سلطان	۔	بادشاہ
قناعت	۔	توکل، تشفی
طلب	۔	چاہت، مانگ
غربت	۔	غریبی

آپ نے پڑھا

- اس اقتباس میں بکاؤلی کے آنے اور اس کے وزیر بننے کی تصویر پیش کی گئی ہے۔ بادشاہ زین الملوک کے دربار میں پہنچ کر اپنی غیر معمولی اور سحر انگیز شخصیت کی وجہ سے وہ وزیر بن جاتی ہے اور پھر اپنے محبوب تاج الملوک کو تلاش کرتی ہے۔ یہاں بکاؤلی کی پریشانی کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ وہ جنگل بیابان اور اجنبی راہوں میں تاج الملوک کو تلاش کرتے کرتے جب بادشاہ زین الملوک کی مملکت میں داخل ہوتی ہے تو یہاں کا منظر ہی کچھ اور دیکھتی ہے۔ یہاں ہر طرف خوشی کے چہچہے تھے۔ باغ میں شگوفے کھل رہے تھے۔ اسے بتایا گیا تھا کہ وہ جسے تلاش کر رہی ہے وہ اسی جگہ موجود ہے۔ اس نے پری زاد ہونے کے باوجود اپنی ہیئت بدل لی اور ایک آدمی زاد کی طرح سلطان کی آتی ہوئی سواری کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ یہاں وہ مکالمہ بھی پیش کیا گیا ہے جو سلطان اور بکاؤلی کے درمیان ہوتا ہے۔ وہ اپنے کو ابن فیروز بتاتی ہے اور بادشاہ کو اس طرح متاثر کر دیتی ہے کہ وہ حقیقتاً اسے آدم زاد مرد سمجھ کر اپنے دربار میں وزیر مقرر کر لیتا ہے۔ اقتباس کے آخری حصے میں مکالمے کا جو کمال دکھلایا گیا ہے وہ اس حصے کی جان ہے۔

معروضی سوالات

1. نسیم کا پورا نام کیا تھا؟

(الف) دیا شنکر نسیم (ب) روی شنکر (ج) دیا شنکر (د) کرشن شنکر

2. نسیم کہاں پیدا ہوئے؟

(الف) دہلی (ب) دکن (ج) لکھنو (د) پٹنہ

3. نسیم کی مثنوی کا نام کیا ہے؟

(الف) سحرالبیان (ب) گلزار نسیم (ج) بوستان خیال (د) زہر عشق

4. شاعری میں نسیم کس کے شاگرد تھے؟

(الف) غالب (ب) آتش (ج) ذوق (د) حالی

5. نسیم کا انتقال کب ہوا؟

(الف) 1843 (ب) 1845 (ج) 1846 (د) 1847

مختصر ترین سوالات

1. زیر نصاب مثنوی میں کس واقعہ کو نظم کیا گیا ہے؟
2. نسیم کا پورا نام کیا تھا؟
3. نسیم کی پیدائش کب ہوئی؟
4. نسیم کی مشہور مثنوی کا نام لکھئے۔
5. نسیم کے والد کا نام لکھئے۔

مختصر سوالات

1. صنف مثنوی پر پانچ جملے لکھئے۔
2. بکاؤلی اپنے محبوب کی تلاش کے لئے کیا کیا کرتی ہے؟
3. زین الملوک کی مملکت میں پہنچ کر بکاؤلی کو کیا محسوس ہوا؟
4. نسیم کی مختصر سوانح بیان کیجئے۔
5. بکاؤلی کے کردار پر پانچ جملے لکھئے۔

طویل سوالات

1. زیر نصاب مثنوی کا خلاصہ لکھئے۔

2. دیا شنکر نسیم کے حالات پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔
3. دیا شنکر نسیم کی گلزار نسیم کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

آیئے، کچھ کریں

1. زیر نصاب نظم (مثنوی) کے پانچ اشعار زبانی یاد کیجیے۔